مقام حیوانی سے ورے ہوتی ہیں، لیکن بندۂ نفس کے نزدیک روٹی اور کپڑا آسائش بدن، لذت حیات ہی کا سوال اہم اور مہتم بالشان ہوا کرتا ہے کیونکہ یہ سب چیزیں اس کے نزدیک اسلامی کیرکٹر کی حفاظت سے زیادہ اہم اور ضروری ہوتی ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو مذہب و دین کی متاع گرانمایہ کو اپنی نفس پرستیوں پر قربان کرنے میں کسی قسم کا عار نہیں ہوتا۔ کیونکہ حیوانیت کی آخری حدود پر پہنچ کر مذہب اور دین کا احساس ہی ان سے جاتا رہتا ہے ان کا ہمیشہ سے یہی شیوہ رہا کہ معمولی لقمہ کے ٹکڑوں کے بدلے ملت بیضا سے منحرف رہے یہی لوگ حقیقی معنی میں اولئك كالانعام بل هم اضل کے مصداق ہیں بلکہ سوال ان لوگوں سے ہے جنھیں اسلام کا درد ہے اسلامی تہذیب کو ہندوستان میں زندہ رکھنا چاہتے ہیں اپنی حیات و ممات کو طریقۂ اسلام پر قائم دیکھنا چاہتے ہیں کہ آخر ملحدانہ افکار و اقوال کے اس سیلاب کو روکنے کے لئے کسی آہنی سد کی ضرورت ہے یا نہیں؟ جواب اگر اثبات میں تو یہ وقت روا داری سے گذارنے کا نہیں، بلکہ فکر و عمل کا ہے۔ ابلہانہ جمود کے لئے عاقلانہ حرارت کی سخت ضرورت ہے۔ مسلمانوں کا اگر دلی مقصود یہ ہے کہ ہندوستان میں ہماری دینی تہذیب و تمدن قائم و دائم رہے ہماری آئندہ نسلیں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ ہدایت پر چلیں اور اسلامی کیرکٹر (تقویٰ) اعلیٰ درجہ کا موجود ہو تو ان کو اس فتنہ کے انسداد میں نہایت گرم جوشی سے کام لینا چاہئے۔ اگر کام کا وقت غفلت میں کاٹا تو اس کا انجام یہی ہوگا کہ مسلمانوں کے آئندہ نونہال اور نوخیز پودے اسلامی نہروں سے سیرابی حاصل کرنے کے بجائے کفر و شرک کے مارجہیم میں پڑ کر مرجھا جائیں گے انہیں خدا پرستی کی بو تک نہ ہوگی ان کو تعلیم قرآن کی ناواقفیت اور اسلام سے بیگانگیت، انقلاب زمانے کے دو پہیے کے لئے مجبور کردیگی اب ان کی نسلیں جو انھیں کے ملحدانہ گہواروں میں نشو و نما پاکر اٹھیں گی۔ ان کا حشر وہی ہوگا جس کا سین قرآن مجید نے نہایت الم ناکی کے ساتھ کھینچا ہے۔ انهم الفوا آباءهم ضالين فهم على آثارهم يهرعون ○ ولقد ضل قبلهم اكثر الاولين ○ ولقد ارسلنا فيهم منذرين فانظر كيف كان عاقبة المنذرين ○ ان بچوں نے اپنے آباؤ اجداد کو اس گمراہی کے طریق پر پایا یہ بھی انھیں کے آثار قدم پر آنکھیں بند کئے ہوئے چلے جارہے ہیں اس کے قبل بھی بہت سے گمراہ ہو چکے ہیں ان کا بھی حشر وہی ہوگا جو پہلی گمراہ قوموں کا ہو چکا ہے۔ خود مسلمانوں کی جماعت میں ایک گروہ منافقوں کا ایسا چھپا ہوا ہے جو رات دن اپنے قلموں تحریروں اور تقریروں سے اسلام کی بیخ کنی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا یہ اپنے نفاق اور قطعی بے ایمانی کی وجہ سے مسلمانوں میں شامل ہو کر ان کے اندر الحاد و کفر کا زہر پھیلاتے رہتے ہیں بے حیائی کی ترویج میں کوشاں، اسلام کا مذاق اڑانے میں ایسے زہریلے رسالے اور ٹریکٹ کے یہ ناشر جن کی اشاعت کو اخلاقی لوٹ سے کم نہیں کہا جاسکتا ابھی ابھی اخبار و رسائل کے صفحوں پر "شاتم رسول" نامی کتاب کے مصنف کا نام آچکا ہے یہ کسی نام نہاد مسلمان کے ہاتھ سے لکھی گئی ہے۔ اور لکھ کر کسی ہندو کو اشاعت کے لئے دے دیا ہے تہذیب اسلامی کے مٹانے میں کھلم کھلا مشن قائم کرتے ہیں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ منافقین مہلک زہر کو قوم میں پھیلا رہے ہیں لیکن زبانوں پر قفل اور

قوں کو شل کر لیا ہے، ہمارا نہی عن المنکر کا فرض کہاں گیا؎

واضیعۃ الناس والدین الحنیف وما ✦ نلقاہ من حادثات الدھر اجواد
ھتک وقتل واحداث یشیب بھا ✦ راس الولید وتعذیب واصفاد

ہائے یہ لوگوں کی غفلت کاری یہ مذہب مقدس کا ضائع ہونا یہ حوادثات زمانہ سے علماء اور فضلاء کا ابتلاء و مداہنت
گرفتار ہو جانا اسلام کی عصمت کی پردہ دری ہو رہی ہے جذبات کا قتل عام ہے۔ واقعات و حوادثات ایسے سخت پیش
رہے ہیں کہ ان کے صدمے سے بچوں کے بال بھی سفید ہو جائیں، وقت آ گیا کہ حالات پر غور کیا جائے کام کا وقت تھوڑا
، الحاد کا عمل شروع ہو چکا ہے کیا ہو گیا ہے کہ نہ تو ہم اس کے تدارک پر مستعد ہیں اور نہ بائیکاٹ کر کے ان کو اپنی
عت سے الگ کر سکتے ہیں؟ اس لئے کہ ہماری قوم میں اجتماعیت اور اشتراکیت کے بجائے انفرادیت اور لامرکزیت
زہر سرایت کر چکا ہے۔ قومی شیرازہ کو پہلے سے بکھر چکے ہیں اجتماعی عمل کی صلاحیت مفقود ہو چکی ایک مرتبہ ۱۲۳۰ء میں
م کا مرسیلن مفقود ہوا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اندلس سے مسلمانوں کی حکومت کا خاتمہ ہی ہو چلا۔ مسجدوں میں شراب پر نگالی
، دور چلتے تھے تماشا گاہوں میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی ایکٹ ہوتی تھی لیکن ۱۲۴۷ء سے ۱۱۹۷ء کے درمیان قوم نے
ن حالت درست کر لی، محمد بن عبداللہ نامی نے قوم کے اندر نئی اسپرٹ پھونکی پھر دوبارہ اندلس کی تثلیث پر توحید غالب
ئی ہم ۱۹۳۷ء کو ۱۲۳۰ء سے کہیں زیادہ خطرناک سمجھ رہے ہیں۔ اگر مسلمانوں نے اپنی زندگی کا کوئی نصب العین مقرر نہ
ا تو وہی حشر ہوگا جو پہلی قوموں کا ہو چکا ہے۔ ان کی غفلت کا بدلہ دنیا ہی میں مل گیا۔ اللہ رب العزت کا رشتہ کسی خاص
م کے ساتھ نہیں وہ کیوں اپنی سنت تبدیل کرنے لگا ایک قوم جب تک اس کے دین مبین کی خدمت کرتی ہے
ں کو برسر اقتدار رکھتا ہے جہاں اس نے اس کے حکم سے سرپھیرا اس کی جگہ دوسری قوم لا کر اپنی ملت کی خدمت
تا ہے ایسا کرنا اللہ رب العزت پر بالکل دشوار نہیں وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

آج مذہبی تغافل کا یہ عالم ہے کہ مشکل سے مشکل بات لوگوں کے دماغ میں آ سکتی ہے لیکن قرآنی حکمتوں کے سمجھنے
سے انکا ذہن انکار کرتا ہے کیونکہ ان کی پرورش کچھ ایسے بدبودار یورپی ماحول میں ہوتی ہے جس کے جراثیم کا اثر ناگزیر ہے
کا دماغ انکا لباس طرز و اطوار سب کا سب فرنگی دماغوں اور لباسوں کا چربہ ہے۔ (باقی)

دفتری اعلان ۔ (۱) محدث کے لئے ٹکٹوں کے بجائے منی آرڈر بھیجا کریں (۲) منی آرڈر کی کوپن پر بھی اپنا نمبر خریداری
مع پتہ اردو ہو یا انگریزی صاف صاف ضرور لکھا کریں (۳) بعض حضرات بجائے خریداری نمبر کے رجسٹرڈ ایل ۳۲۰۴
لکھ دیتے ہیں جو بالکل بیکار ہے یہ نہ لکھا جائے۔ (۴) جوابی امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنے ضروری ہیں۔ ورنہ
جواب کی امید نہ رکھیں۔

(منیجر)